اندراج نمبر (9-773)

(حدود اور تعزیرات جاری کرنے کا حق کس کو ہے؟)

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

اسلام میں بعض جرائم پر حدود اور بعض جرائم پر تعزیر کا حکم ہے، سوال یہ ہے کہ اس حد یا تعزیر کو قائم کون کر سکتا ہے؟ حکومتِ وقت یا کوئی خاص فرد وغیرہ؟ بینوا توجروا

مستفتی: مدثر حسین، یزمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدًا و مصلیًا

جب شرعی عدالت حدود کا فیصلہ کر دیتی ہے، تو ان کو نافذ کرنے کا حق صرف حکومتِ وقت کو ہوتا ہے، عام لوگوں کو ماورائے عدالت شرعی حدود جاری کرنے کا اختیار نہیں ہوتا، لہذا حدود صرف اسلامی عدالت اور قاضی شرعی کے ذریعے دلوائی جاسکتی ہے، اس کے سوا کسی دوسرے شخص کو حدود جاری کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہے۔

البتہ تعزیر میں تھوڑی سی تفصیل ہے، وہ یہ ہے کہ بوقتِ ارتکابِ معصیت عین موقع پر ہر مسلمان تعزیر کر سکتا ہے، مگر معصیت کے صادر ہونے کے بعد حاکم، والد اور شوہر کے سوا کسی کو تعزیر کا حق نہیں، البتہ اگر والد نہ ہو، یا وہ برائی سے روکنے پر قادر نہ ہو، یا عمدًا نہ روک رہا ہو اور حاکم بھی نہ ہو، یا وہ علم کے باوجود برائی نہ روک رہا ہو، جیسا کہ اس زمانے میں حکام کا حال ہے، تو برائی سے روکنے کے لئے ہر رشتہ دار کو تعزیر لگانے کا اختیار ہے، بلکہ اس پر فرض ہے۔

رشتہ داروں سے یہ کام نہ ہو سکے، تو دوسرے مسلمانوں پر برائی سے روکنے کی کوشش کرنا فرض ہے کہ اگر بدونِ تعزیر مجرم کو راہِ راست پر لانے کی کوئی صورت نہ ہو، تو عوام پر فرض ہے کہ بذریعہ تعزیر اس کو آئندہ ارتکابِ معصیت سے روکیں۔ (احسن الفتاوی: ۵/۵۱۵)

لما جاء في «الدر المختار»:

(ويقيمه كل مسلم حال مباشرة المعصية) قنية، (و) أما (بعده) ف (ليس ذلك لغير الحاكم) والزوج والمولى.

(كتاب الحدود، باب التعزير: ٦/١١١، ط: دار عالم الكتب، الرياض)

دار الافتاء جامعہ عثمان بن عفان ۱۲/۷۵

(جاری ہے)

وفيه أيضًا:

(و) العبد (لا يحده سيده بغير إذن الإمام)،ولو فعله هل يكفي؟ الظاهر: لا؛ لقولهم: ركنه إقامة الإمام.

(كتاب الحدود: ١٧/٦، ط: دار عالم الكتب، الرياض)

و في «رد المحتار»:

(قوله: ويقيمه) أي: التعزير الواجب حقًّا لله تعالى؛ لأنه من باب إزالة المنكر، والشارع ولي كل أحد في ذلك حيث قال ﷺ: «من رأى منكم منكرًا فليغيره بيده، فإن لم يستطع فبلسانه» الحديث، بخلاف الحدود لم يثبت توليتها إلا للولاة، وبخلاف التعزير الذي يجب حقًّا للعبد بالقذف ونحوه.

(المصدر السابق)

وفي «الهندية»:

قالوا: لكل مسلم إقامة التعزير حال مباشرة المعصية، وأما بعد المباشرة فليس ذلك لغير الحاكم... والتعزير الذي يجب حقًّا للعبد بالقذف ونحوه، فإنه لتوقفه على الدعوى لا يقيمه إلا الحاكم، إلا أن يحكما فيه، كذا في فتح القدير.

(كتاب الحدود، باب في القذف والتعزير: ١٨٥/٢، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

وفيه أيضًا:

وركنه: إقامة الإمام أو نائبه في الإقامة.

(كتاب الحدود، الباب الأول في تفسيره شرعًا وركنه وشرطه وحكمه: ١٥٨/٢، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

والله تعالىٰ أعلم بالصواب

تاج محمد بن نیاز محمد

المتخصص فی الإفتاء وعلوم الحدیث

معهد عثمان بن عفان

36/B، لانڈھی، کراچی

۱۱/۴/۱۴۴۰ھ=۱۹/۱۲/۲۰۱۸م

الجواب صحیح

محمد سلیم عفی عنہ

۱۲/۴/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح

مسیح اللہ عفی عنہ

۱۴/۴/۱۴۴۰ھ